47986

8/10

۲۲/۲۴۲۸

مکرمی و محترمی جناب مفتی فداء اللہ صاحب مدظلہم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ماہنامہ البلاغ بابت محرم الحرام ۱۴۴۲ھ میں استفتاء بعنوان "مریض کے لیے نالی کے ذریعہ غذا لینے کا شرعی حکم" میں آنجناب نے بڑا تفصیلی اور محقق جواب لکھا ہے جس کے نتیجہ میں سوچنے اور سمجھنے کی نئی راہیں کھلی ہیں، اللہ تعالیٰ مزید علمی و عملی ترقیات سے بہرہ ور فرمائیں جواب کو پڑھنے کے بعد طالبانہ کچھ سوالات ذہن میں کلبلا رہے ہیں امید ہے تشفی فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

آپ نے لکھا ہے کہ پہلی اور دوسری صورت میں اگر ٹیوب فیڈنگ کے علاوہ غذا لینے کا کوئی متبادل نہ ہو تو جان بچانے کی حد تک ٹیوب فیڈنگ کے ذریعہ غذائی اجزاء لینا لازم ہے

(الف) مریض اگر اپنے ہوش و حواس میں نہ ہو تو اس واجب پر مریض کیسے عمل کرے گا اور اگر مراد یہ ہے کہ دوسروں پر واجب ہے تو دوسروں پر واجب قیودات کے ساتھ ہے یا علی الاطلاق؟ مثلاً مریض صاحب ثروت ہے تو اتنا مہنگا کھانا کھلانا مریض کے مال میں سے اس کی اجازت ہوگی اور اگر غریب ہے اور اس کے متعلقین بھی غریب ہوں تو پھر اس وجوب پر عمل کی کیا صورت ہوگی۔ اور اگر متعلقین جن پر اس کا نفقہ واجب ہے صاحب ثروت ہوں تو اتنی مہنگی تغذی ان کی ذمہ داری ہے؟
امید ہے اس واجب پر عمل کی کوئی آسان اور قابل عمل صورت بیان فرمائیں گے۔

(ب) ایک اشکال یہ ہے کہ معتاد طریقہ سے اگر غذا کی ضرورت ہو تو آسان اور سہل ہے ہر ایک اس پر قادر ہے اور ایسی صورت میں وجوب بھی سمجھ میں آتا ہے اور غیر معتاد طریقہ سے غذا پہنچانا جیسے ٹیوب فیڈنگ، اس پر عمل کرنا ہر ایک کی طاقت میں نہیں ہے یا اس کے لوازمات کا مستقل انتظام کرنا سہل نہیں تو کیا ایسی صورت حال میں بھی اناڑی کے ذمہ ٹیوب فیڈنگ واجب ہوگی، امید ہے باحوالہ واضح دلائل کے ساتھ تشفی بخش جواب سے سرفراز فرمائیں گے۔

حضرت شیخ الاسلام صاحب مدظلہم العالی کی رائے عالی بھی شائع ہو جائے مزید باعث اطمینان ہوگا۔

محتاج دعا

محمد عرفان کفر عمر
۲۳ محرم الحرام ۱۴۴۲ھ
0300-937670
سجبر آباد

(جواب منسلک ہے)

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(الف)۔۔۔سابقہ فتویٰ(۹۰/۲۳۷۵)میں ذکر کردہ دوصورتوں(جن میں مریض کے لئے ٹیوب فیڈنگ کے ذریعہ غذائی اجزاء لینالازم ہے)میں مریض کوٹیوب فیڈنگ کے ذریعہ جان بچانے کی حدتک غذائی اجزاء دینے کی صورت میں ہونے والے اخراجات کی ادائیگی کے بارے میں یہ تفصیل ہے کہ مریض خواہ ہوش وحواس میں ہو یانہ ہو دونوں صورتوں میں سب سے پہلے دیکھا جائے کہ اگراس کی ملکیت میں مال ہے تو اگرچہ غذا لینے کا مذکورہ طریقہ غیر معتاد ہے لیکن چونکہ جان بچانا فرض ہے اور معتاد طریقہ سے غذا پہنچانا ممکن نہیں،اس لئے مذکورہ اخراجات اس کے مال میں سے اس کا ولی ادا کرے گا،لیکن اگر اس کی ملکیت میں مال نہ ہو تو یہ اخراجات مطلقاً اس شخص پر لازم ہوں گے جس کے ذمہ اس کا نفقہ واجب ہے،وہ اپنی استطاعت کی حد تک کوشش کرے،چاہے قرض لے کر ہی ہو۔

(ب)۔۔۔واضح رہے کہ ٹیوب فیڈنگ(نالی کے ذریعہ غذا یا دوا پہنچانا)ہر کسی کا کام نہیں بلکہ مخصوص اطباء(ڈاکٹر اور نرسوں)کا کام ہے،اس لئے مذکورہ صورت میں جس طرح مریض کی ٹیوب فیڈنگ کے اخراجات ادا کرنا(خواہ مریض کے مال میں ہوں یا ولی کے مال میں)ولی پر لازم ہیں اسی طرح اطباء کا انتظام کرنا بھی ولی پر لازم ہوگا۔

الفتاوى الهندية، ط: دار الفكر (٥/ ٣٥٥)

اعلم بأن الأسباب المزيلة للضرر تنقسم إلى مقطوع به كالماء المزيل لضرر العطش والخبز المزيل لضرر الجوع، وإلى مظنون كالفصد والحجامة وشرب المسهل وسائر أبواب الطب، أعني معالجة البرودة بالحرارة ومعالجة الحرارة بالبرودة وهي الأسباب الظاهرة في الطب، وإلى موهوم كالكي والرقية، **أما المقطوع به فليس تركه من التوكل بل تركه حرام عند خوف الموت.**

الدر المختار لعلاء الدين الحصكفي الحنفي (المتوفى:١٠٨٨هـ) ط:ايچ ايم سعيد (٣/ ٦٠٤)

(وتفرض) النفقة بأنواعها الثلاثة (لزوجة الغائب) مدة سفر صيرفية واستحسنه في البحر ولو مفقودا **(وطفله) ومثله كبير زمن وأنثى مطلقا** (وأبويه) فقط، فلا تفرض لمملوكه وأخيه.

دار الافتاء

[جاری ہے۔۔۔]

Scanned with CamScanner

وفي الشامية تحته لابن عابدين الحنفي (المتوفى:١٢٥٢هـ) (٣/ ٦١٢)

(قوله بأنواعها) من الطعام والكسوة والسكنى، **ولم أر من ذكر هنا أجرة الطبيب وثمن الأدوية، وإنما ذكروا عدم الوجوب للزوجة، نعم صرحوا بأن الأب إذا كان مريضا أو به زمانة يحتاج إلى الخدمة فعلى ابنه خادمه وكذلك الابن.**

رد المحتار على الدر المختار لابن عابدين الحنفي (المتوفى:١٢٥٢هـ) (٣/ ٦٠٤)

(قوله ومثله كبير زمن) المراد به الابن العاجز عن الكسب لمرض أو غيره.

الفتاوى الهندية، ط: دار الفكر (١/ ٥٦٣)

ولا يجب على الأب نفقة الذكور الكبار إلا أن الولد يكون عاجزا عن الكسب لزمانة، أو مرض ومن يقدر على العمل لكن لا يحسن العمل فهو بمنزلة العاجز كذا في فتاوى قاضي خان........................**والله سبحانه وتعالى أعلم**

الجواب صحیح

بندہ عبد الرؤف سکھروی عفی عنہ

مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

١٠/ربیع الثانی/١٤٤٤ھ

٦/نومبر/٢٠٢٢ء

عبد الحفیظ انصاری حفظہ اللہ تعالیٰ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

١٠/ربیع الثانی/١٤٤٤ھ

٦/نومبر/٢٠٢٢ء

الجواب صحیح

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

١٠/ربیع الثانی/١٤٤٤ھ

٦/نومبر/٢٠٢٢ء

الجواب صحیح

سید حسین احمد عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

١٠/ربیع الثانی/١٤٤٤ھ

٦/نومبر/٢٠٢٢ء

Scanned with CamScanner